قادیانی-----اسلام اور پاکستان کے غدار

قادیانی دجال کے دجل و فریب سے دنیا بھر کے انسانوں' مسلمانوں اور خود قادیانیوں کو آگاہ کرنا عین عبادت ہے۔ تاکہ وہ اس گمراہی اور کفر و ضلالت سے محفوظ رہ سکیں۔ تاجدار ختم نبوت جناب رسالت ماب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عقیدت اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم ان کی عزت و ناموس کی جان و مال سے حفاظت کریں اور سارق تاج ختم نبوت کا ہر کہیں تعاقب کریں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے قادیانیت کے خلاف جہاد میں حصہ لیا اور نبی پاکؐ سے اپنی محبت کو امر بنا دیا۔ ایسے تمام عشاق رسولؐ کے لیے دین و دنیا کی بشارتیں ہیں اور مردود ہیں وہ لوگ جو اس قادیانی دجال کو کسی بھی درجے میں انسان بھی گردانتے ہیں۔

قادیانیت کے خلاف جہاد کرنے والے لائق افتخار لوگوں میں محمد طاہر رزاق صاحب بھی ایک مرد مجاہد اور عاشق رسولؐ ہیں جو قادیانیت کے خلاف درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے قادیانیت کے خلاف اس جہاد میں اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ صرف کیا ہے۔ خدا انہیں اس کی جزا دے۔ آمین۔

زیر نظر کتاب کا نام "دجال قادیان" ہے۔ محمد طاہر رزاق نے اپنی اس کتاب میں جن موضوعات پر قلم اٹھایا ہے' ان میں مرزا قادیانی کا بچپن' قادیان کا بدکردار' مرزا قادیانی کا حافظہ' مسٹر گالی گلوچ' مرزا قادیانی کو نبی کیوں بنایا گیا؟ ایک منہ دو زبانیں' مجرم اعتراف جرم کرتا ہے اور اللہ کا گستاخ مضامین شامل ہیں۔ پھر وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہم رسول اللہ کے امتی ہیں کہ ایسے دریدہ دہن کی "امت" کو برداشت کر رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے ختم نبوت کے ان پاسبانوں کا ذکر کیا ہے' جنہوں نے اس راہ میں جہاد کیا اور قادیانیت

کے خلاف اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کیا۔

محمد طاہر رزاق نے اس کتاب میں تمام حوالے قادیانیوں کی کتابوں سے دیے ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریروں سے اس کے بچپن کے احوال بیان کیے گئے ہیں جس سے ایک ایسے شخص کی تصویر بنتی ہے، جس کا بچپن کسی پاکیزہ تربیت سے خالی ہو اور جو شائستگی سے ہمیشہ دور رہا ہو۔ "قادیان کا بدکردار" ایک ایسے شخص کا سراپا بیان کرتا ہے جو طاقتور وائن (شراب) کا رسیا، افیون کا عادی، غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبوانے والا، غلیظ گالیاں بکنے والا، مراق اور ہسٹریا کا دائمی مریض اور مخبوط الحواس، نالائق اور ٹیچی ٹیچی، خیراتی فرشتوں کے نام رکھ کر اردو، پنجابی اور انگریزی میں وحی بیان کرنے والا ایک ایسا شخص نظر آتا ہے، جو مقدس اور پاکیزہ شخصیات اور وظائف کو تماشا، تمسخر اور مذاق بنانے پر تلا ہوا ہے۔ جو ہر لحظہ ہذیان، یاوہ گوئی اور جھوٹ بکتا ہے اور جو نبوت و رسالت تو کیا ایک اوسط درجے کے شریف انسان کے معیار پر بھی پورا نہیں اترتا۔

"مرزا قادیانی کا حافظہ" میں محمد طاہر رزاق نے اس کی کمزور یادداشت اور حافظہ کی داستان خود اس کی اپنی زبان سے بیان کی ہے۔ وہ جو فارسی کا محاورہ ہے ناکہ "دروغ گو را حافظہ نہ باشد" یہ مکار اور جھوٹا اس کی تصویر ہے۔ یہ شخص مسلمانوں کو کافر کہتا، اپنے مخالفین کو گالیاں بکتا، ان کے بارے میں پیش گوئیاں کرتا اور لعنت ملامت کرتا ہے جو طاہر صاحب نے اپنے مضمون مسٹر "گالی گلوچ" میں بے نقاب کیا ہے اور بتایا ہے کہ اسے نبی اس لیے بنایا گیا تاکہ وہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو سرد کر سکے۔ اس میڈ ان انگلینڈ نبی نے انگریزوں کی چاپلوسی اور چمچہ گیری میں جہاد کی تنسیخ اور اس کے خاتمے کا اعلان کیا مگر اس کی ناکامی دیکھیے کہ اسی دور میں پوری دنیا میں مسلمان جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے انگریزی استعماریت کو جزیرہ برطانیہ میں قید کر دیا ہے۔

مرزا قادیانی ہذیان بکتے ہوئے کبھی خود کو مجدد کہتا، کبھی مسیح موعود، کبھی مہدی، کبھی ظلی نبی، کبھی بروزی نبی، کبھی خدا بن جاتا ہے، کبھی رسول۔ یہ شخص جو انسانیت کے معیار پر بھی پورا نہیں اترتا، ان مقدس مراتب کا جس قدر بے غیرتی سے استعمال کرتا رہا ہے، اس پر تو اسے راجپال سے بھی بدتر سزا دینی چاہیے تھی تاکہ ایسے کذاب جنم لینا قیامت تک کے

لیے بند ہو جاتے مگر شاید قدرت کو اسے لعنت ملامت کے ذریعے قیامت تک نشان عبرت بنانا تھا۔ لہٰذا اس پلید اور ننگ انسانیت کی رسی کو دراز رکھا۔ ایک اور مضمون میں "مجرم اعتراف جرم کرتا ہے" مصنف نے مرزا قادیانی کے نبوت کے تمام دعوؤں کو یکجا کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ بیرون ملک اور ناواقفان حال کو قادیانی یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ قادیانی کسی نبوت کے مدعی نہیں بلکہ وہ اسے مجدد یا ایک فرقے کا بانی تصور کرتے ہیں۔ جس طرح دوسرے فرقے ہیں۔ اس طرح وہ لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھانس لیتے ہیں۔ کبھی عورت کا لالچ دے کر، کبھی نوکری اور روزگار کا فریب دے کر۔ کبھی مالی اعانت اور تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کا جھانسہ دے کر پھنسا لیتے ہیں۔ خود علامہ اقبال کے بھتیجے اعجاز کو چودھری ظفراللہ نے سب جج کا لالچ دے کر قادیانی بنایا۔ ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

طاہر صاحب نے اس کے نبوت کے جھوٹے دعاوی کو خود اس کی کتابوں سے عیاں کر دیا ہے۔ یہ بھی کتنے ستم کی بات ہے کہ دنیا میں یہ واحد مدعی نبوت ہے جو اپنے دعویٰ کی ساتھ ساتھ اپنے کردار اور قول و فعل میں بھی شرمناک حد تک جھوٹا اور عیار ہے اور متضاد دعوؤں سے سادہ لوح لوگوں کو پھانس کر اپنے جال میں لے آتا ہے۔

اس بدبخت کا سب سے شرمناک کردار یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی گستاخیاں اور چہلیں کرنے سے باز نہیں آتا۔ ایک مضمون میں طاہر رزاق صاحب نے قادیانیوں کی بالخصوص مرزا کی ہذیان گوئی کی وہ ساری بکواس اکٹھی کر دی ہے' جو خدائے ذوالجلال کے حضور شرمناک گستاخیوں کی صورت میں وہ کرتا رہا ہے۔ اسی طرح نبی پاک ﷺ کی شان میں اور دیگر انبیاء کے حضور بھی اس گستاخ کی ہرزہ سرائیوں کو اس کتاب میں ان ہی کی کتب سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ اسلام کے اندر اس فتنہ ارتداد کے بانی مرتد غلام قادیانی کی سزا رجم اور قتل ہونی چاہیے تھی۔ افسوس راجپال تو واصل جہنم ہو گیا مگر مرتدین کی یہ اولاد انگریز کی چھتر چھایا تلے قوت پکڑتی رہی اور آج کل بین الاقوامی اسلام دشمن قوتیں اور عالمی صیہونیت اس کی مربی اور پشت پناہ ہے اور وہ پوری دنیا میں کفر و ضلالت پھیلا رہے ہیں۔ یہ اسرائیل کے ایجنٹ' ہندو کے گماشتے' مغربی طاقتوں کے آلہ کار اور پاکستان اور عالم اسلام کے دشمن نمبر ایک ہیں۔

اقبال نے جن کے قرب وجوار میں قادیانیوں کے گڑھ تھے' سب سے پہلے سیاسی' عمرانی اور تہذیبی سطح پر ان کے خطرناک عزائم کا ادراک کیا اور انہیں اسلام اور ہندوستان (مراد مسلم ہندوستان جو آج کل پاکستان ہے) کا غدار قرار دیا۔ اس لیے کہ قادیانی اسلام کے بنیادی عقیدے ختم نبوت کے سارق تھے اور ہندوؤں' انگریزوں اور یونینسٹوں کے ساتھ مل کر ۱۹۳۵ء کے آئین کی آڑ میں مسلم نشستوں پر قبضہ کر کے تحریک پاکستان کو سبوتاژ کرنا چاہتے تھے۔ اقبال نے اسی بنا پر ان کو کافر قرار دے کر ان کو الگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جبکہ علماء کرام دینی اور مذہبی حوالے سے ان کے خلاف مورچہ بند تھے۔ قادیانی علامہ اقبال کے خلاف یہ پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ اقبال نے ۱۹۳۵ء میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' جو ختم نبوت کے مجاہد اعظم تھے' کے کہنے پر قادیانیوں کے خلاف سرگرمی دکھائی۔ حالانکہ وہ ان کے بارے میں پہلے نرم گوشہ رکھتے تھے۔ قادیانیوں کا یہ بیان سراسر جھوٹ ہے۔

اقبال نے ۱۹۰۲ء میں سب سے پہلے قادیانیت پر وار کیا۔ ۱۹۰۲ء میں انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں انہوں نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو جھٹلاتے ہوئے کہا کہ:

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نور شمع عرفان کردہ

اپنی مرتبہ کتاب "سرور رفتہ" میں ص ۳۰ پر غلام رسول مہر نے ایک نوٹ میں کہا کہ یہ ۱۹۰۲ء کا کلام ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے لکھنے کی ضرورت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ بروزیت کی بنا پر ہوئی۔ یعنی کہتے ہیں کہ تیرے بعد نبوت کا دعویٰ ہر لحاظ سے شرک فی النبوت ہے۔ خواہ اس کا مفہوم کوئی ہو۔ یعنی ظلی اور بروزی نبوت بھی اس سے باہر نہیں۔

مئی ۱۹۰۲ء میں مخزن لاہور اور ۱۱ جون ۱۹۰۲ء میں محمد دین فوق کے رسالے پنجہ فولاد میں قادیانی مذہب کے نتائج کا تجزیہ یوں کیا۔ یاد رہے کہ یہ قادیان کی طرف سے بیعت کے جواب میں شعر لکھے۔

تو جدائی پہ جان دیتا ہے
وصل کی راہ سوچتا ہوں میں

بھائیوں میں بگاڑ ہو جس سے
اس عبادت کو کیا سراہوں میں
مرگ اغیار پر خوشی ہے تجھے
اور آنسو بہا رہا ہوں میں

یاد رہے مرزا قادیانی اپنے مخالفین کی موت کی پیش گوئیاں کرتا رہتا تھا۔

۱۹۰۳ء انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں "فریاد امت" منعقدہ مارچ ۱۹۰۳ء میں اقبال نے ایک نظم پڑھی جس کا دوسرا عنوان ابر گہربار تھا۔ اس میں انہوں نے یہ شعر پڑھا:

مجھ کو انکار نہیں آمد مہدی سے مگر
غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا

اقبال نے اس شعر کے ذریعے مرزا قادیانی کے اس دعوے کو رد کر دیا کہ وہ مثل مسیحؑ یا مثل محمدؐ ہے۔

۱۹۱۱ء---ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر میں انہوں نے قادیانیوں کو ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ کہنے کے ساتھ ساتھ انہیں نام نہاد قادیانی فرقہ کہا۔ مولانا ظفر علی خان نے اس مقالے کے ترجمے میں "So-called" نام نہاد کا لفظ غلطی سے چھوڑ دیا جس کو قادیانیوں نے ایکسپلائٹ کیا اور اصل انگریزی مضمون دیکھنے کی کسی نے زحمت نہ کی۔ کیونکہ قادیانیوں نے اس مضمون کا انگریزی ورشن مارکیٹ سے غائب کر دیا تھا۔

۱۹۱۴ء میں اقبال نے لکھا کہ قادیانی جماعت نبی اکرم کے بعد نبوت کی قائل ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

رموز بے خودی ۱۹۱۵ میں شائع ہوئی۔ اقبال نے عقیدہ ختم نبوت کا واشگاف اعلان کیا

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
لا نبی بعدی ز احسان خدا ست
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است

حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
تا ابد اسلام را شیرازہ بست

۱۹۱۶ء اقبال نے ۱۹۱۶ء میں ایک بیان میں کہا:

"جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی ایسے نبی کا قائل ہو جس کا انکار مستلزم کفر ہو تو وہ خارج از اسلام ہو گا۔ اگر قادیانی جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

جون ۱۹۳۳ء اقبال نے کشمیر میں قادیانیوں کی سازشوں کے بارے میں بیان دیا کہ "آخر میں مسلمانان کشمیر سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ان تحریکوں سے خبردار رہیں جو ان کے خلاف کام کر رہی ہیں اور اپنے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کریں"۔ (۷ جون ۱۹۳۳ء' اقبال نامہ' حصہ اول)

۲۰ جون ۱۹۳۳ء کو اقبال نے کشمیر میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کی بناء پر کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔

۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء اقبال نے قادیانی اہل قلم جن میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ پیش پیش تھے' کی سازشوں کے خلاف بیان دیا اور کشمیر کمیٹی کے عہدہ صدارت کی پیشکش کو فریب قرار دیا اور کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان حالات کے پیش نظر ایک مسلمان کسی ایسی تحریک میں شامل ہو سکتا ہے جس کا اصل مقصد غیر فرقہ داری کی ہلکی سی آڑ میں کسی مخصوص جماعت کا پراپیگنڈہ کرنا ہے"۔ (حرف اقبال' ص ۲۰۴)

۱۹۳۴ء نو فروری ۱۹۳۴ء کو نعیم الحق وکیل پٹنہ کو لکھتے ہیں:

جس مقدمے کی پیروی کے لیے میں نے آپ سے درخواست کی تھی' اس کی پیروی چودھری ظفراللہ کریں گے۔ چودھری ظفراللہ خان کیونکر اور کس کی دعوت پر وہاں جا رہے ہیں' مجھے معلوم نہیں۔ شاید کشمیر کانفرنس کے بعض لوگ ابھی تک قادیانیوں سے خفیہ تعلقات رکھتے ہیں"۔ (اقبال نامہ' ص ۴۳۵)

۱۹۳۵ء اقبال نے ضرب کلیم میں اپنی نظم جہاد میں قادیانیوں پر تنقید کی:

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے

دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ' یورپ سے درگزر

دوسری نظم نبوت میں لکھتے ہیں:

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

ایک نظم امامت میں لکھتے ہیں:

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے

انگریز کی قادیانیوں کی چاکری پر لکھتے ہیں

ہو اگر قوت فرعون کی در پردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللہی
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

۱۹۳۶: ۷ اگست ۱۹۳۶ء کو ایک خط میں لکھتے ہیں "الحمد للہ کہ اب قادیانی فتنہ پنجاب میں رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے"۔

پس چہ باید کرد ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی۔ اقبال لکھتے ہیں:

عصر من پیغمبرے ہم آفرید
آنکہ در قرآں بغیر از خود ندید
شیخ او مرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید
گفت دیں را رونق ز محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

۷ ۱۹۳ء قادیانی مذہب از پروفیسر الیاس برنی' موصول ہونے پر اقبال نے لکھا:

"قادیانی تحریک یا یوں کہئے کہ بانی تحریک کا دعویٰ مسئلہ بروز پر مبنی ہے۔ مسئلہ بروز کی تحقیق تاریخی لحاظ سے ازبس ضروری ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے' یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اصل اس کی آرین ہے۔ نبوت کا سامی تخیل اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ میری ناقص رائے میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کر دے گی"۔

ہماری اس تحریر سے واضح ہو گیا ہو گا کہ اقبال نے کسی اضطراری کیفیت میں قادیانیوں کے خلاف مہم جوئی نہیں کی تھی بلکہ ایک پورے تسلسل کے ساتھ ۱۹۰۲ء سے اپنی وفات تک قادیانیت کے خلاف جہاد کیا۔ علمائے عظام نے دینی اور مذہبی محاذ پر اور اقبال نے عمرانی' تہذیبی' اور سیاسی محاذ پر اس کفرستان پر پیہم حملے کیے اور ۱۹۳۵ء میں تحریک پاکستان جو مسلمانوں کی برصغیر میں آزادی کی آخری کوشش تھی' کو سبوتاژ کرنے کی قادیانی کوششوں کی وجہ سے کھل کر انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ مسلمانوں کی نشستوں پر منتخب ہو کر مسلمانوں کو ہندو اور انگریز کا غلام نہ بنا دیں۔ برصغیر میں قادیانی ریاست کی تشکیل کے لیے قادیانیوں نے کبھی پنجاب' کبھی کشمیر اور کبھی بلوچستان کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا جنہیں بندگان خدا نے ناکام بنا دیا۔

اقبال کے نزدیک قادیانی ----- اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں۔ یہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں پر ایک دوسرے کو مبارک بادیں دیتے ہیں اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے خلاف بھارت کی حمایت کرتے ہیں اور اسے امن کے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں۔

گزشتہ دنوں "قادیانیت کے کرتوت" کے نام سے روزنامہ امت کراچی میں میرا کالم شائع ہوا۔ جو نقیب ختم نبوت ملتان میں بھی شائع ہوا۔ یہ دیباچہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو گا جب تک اس میں میں اپنا کالم شامل نہ کر دوں۔ تو وہ نذر قارئین ہے:

امت مسلمہ سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے

کے لیے انگریز استعماریت نے برصغیر بالخصوص پنجاب میں قادیانیت کا شرمناک پودا کاشت کیا جو مسلمانوں کے لیے برگ حشیش سے بھی زیادہ زہرناک اور افسوس ناک ثابت ہوا ہے۔ یہ مسلمانوں کے سینے کا ناسور ہے جو گزشتہ ایک صدی سے فتنہ در فتنہ پھیل رہا ہے۔ انگریز کی غلامی کو مرغوب بنانے کی رومانیت اس کا بنیادی وظیفہ رہا ہے۔ ختم نبوت کے چور جسے اقبال نے شرک فی النبوت قرار دیا' ایک ایسے بدبخت 'ہذیان گو' جنس پرست اور غلیظ انسان کو نبی' مجدد اور مسیح موعود کے طور پر پیش کرتے رہے جو اپنی اخلاق باختگی کے سبب انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں تھا۔ انگریز کی ٹوہ چاٹنے والا یہ شخص اور اس کی کافرامت شروع سے ہی مسلمانوں کو کافر قرار دیتی اور ان کے خلاف سازشیں بنتی نظر آتی ہے۔ اسی لیے اقبال نے اسے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اعلان کیا تاکہ عام مسلمان ان سے دھوکہ نہ کھائیں اور یہ مسلمانوں کے اندر نقب نہ لگا سکیں۔

مرزا بشیر الدین محمود جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ تھا' ایک بہت بڑا سازشی ذہن تھا۔ اس نے کشمیر کمیٹی کی آڑ میں اور کشمیری مسلمانوں کی آزادی کے پردے میں کشمیر میں قادیانی مبلغ بھیجے اور انگریز کی ملی بھگت سے کشمیر کو قادیانی ریاست میں تبدیل کرنے کا کھیل کھیلتا رہا۔ وہ کشمیر کمیٹی کی کارروائیوں کا مخبر تھا اور کشمیر کی آزادی کے لیے ہونے والی کوششوں سے انگریزوں کو آگاہ رکھتا۔ علامہ اقبال اور کچھ دوسرے لوگوں نے اسی لیے اس کشمیر کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس بدبخت کو اس کی صدارت سے مستعفی ہونا پڑا۔ قادیانیوں کی فرمانبرداری کے صلے میں چودھری ظفراللہ کے ذریعے پنجاب میں قادیانیت کو منظم کیا۔ ظفراللہ نے اور دوسرے بااثر قادیانیوں نے مسلمان نوجوانوں کو نوکریوں' عورتوں اور دولت کے لالچ دے کر قادیانیت کی طرف راغب کیا۔ خود شیخ اعجاز احمد جو علامہ اقبال کے سگے بھتیجے تھے' ظفراللہ کی طرف سے سب ججی کے لالچ میں آ کر قادیانی ہو گئے۔ خاندان اقبال میں یہ واحد روسیا تھا جس نے اپنے مقدر میں قادیانیت کی ذلت لکھی۔ جبکہ اس کے باپ' بیٹوں اور بیٹیوں نے قادیانیت کو دھتکار دیا۔

قادیانیت نے سر فضل حسین اور چودھری ظفراللہ کے توسط سے یونینسٹ پارٹی اور مسلم لیگ میں گھس کر ۱۹۳۵ء کے دستور کے تحت ہونے والے انتخابات میں مسلم

نشستوں پر قادیانی امیدوار کھڑے کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ یہ قادیانی مسلم نشستوں پر منتخب ہو کر اور مسلم عوام کے نمائندے بن کر قیام پاکستان کے مطالبے کو سبوتاژ کر سکیں اور انگریز کی غلامی کو رحمت قرار دے کر برصغیر کی تقسیم کو ناکام بنا دیں۔ علامہ اقبال نے ۱۹۳۵ء سے جب شد و مد سے قادیانیوں کے کافر اور غیر مسلم اور امت اسلامیہ سے اخراج کا جو مطالبہ کیا' اس کے پیچھے ان کی تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کی سازش کو توڑنا تھا۔ چنانچہ قیام پاکستان کے بعد جب انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا تو یہ بھی اقبال کے ہی خواب کی تعبیر تھی۔ کیونکہ برصغیر کے تمام علماء متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اور کافر قرار دے چکے تھے۔ خود قادیانی بھی اپنی تحریروں میں مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ صرف وہ مسلمانوں میں نقب لگانے کے لیے چولے پر چولا بدلتے رہتے ہیں۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ وہ تو مسلمانوں کو کافر سمجھیں۔ مسلم قائدین اور عوام کے جنازوں میں شرکت نہ کریں۔ (چودھری ظفراللہ نے وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بھی قائداعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی) مگر چاہیں کہ انہیں مسلمانوں سے الگ نہ کیا جائے۔ ختم نبوت کی ان کی بھونڈی اور ناکارہ تاویلات جھوٹ اور فریب کاری کا پلندہ ہیں۔ اقبال کے بقول

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک

نبی پاک ؐ کے بعد نبوت کا خفی' جلی' بروزی' ظلی' مہدویت' مسیح موعودیت اور مجددیت کا دعوئی کفر و زندقہ کے سوا کچھ معنی نہیں رکھتا جبکہ اس کا مدعی قادیانی کذاب جیسا جھوٹا' جنس پرست' انگریز کے تلوے چاٹنے والا' اخلاق باختہ انسان ہو۔ یہ امت مسلمہ میں نفاق کا فتنہ تھا جو ذلیل و رسوا ہوا۔

غلام قادیانی کی امت کاذبہ نے بلوچستان میں بھی اپنی مرکزیت قائم کرنے کی کوشش کی مگر کشمیر اور پنجاب کی طرح یہاں بھی وہ ذلیل و خوار ہوئی۔ ان کی پاکستان دشمنی یوں تو ان کے ہر اقدام سے واضح ہے تاہم ان کے چند بیانات ملاحظہ ہوں:

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور ہم کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں"۔ (الفضل" ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء' خطبہ مرزا محمود)

"ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک پاکستان کا بننا اصولاً غلط ہے"۔ (الفضل "۱۲" ۱۳ اپریل ۱۹۴۷ء)

"ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق (علیحدگی) ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں (ہندو و مسلم) جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں اکھنڈ ہندوستان بنے"۔ (الفضل '۱۷ امئی ۱۹۴۷ء)

قادیانی خود مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ مرزا محمود لکھتا ہے:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔ ("آئینہ صداقت"' ص ۳۵۔ قادیانیوں کی کتاب)

قادیانیت سے بیزاری کے بارے میں علامہ اقبال لکھتے ہیں:

"ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت--- بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت--- کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا"۔ (اقبال اور احمدیت' ص ۵۹' بی۔اے ڈار)

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہے کہ یہ گستاخان نبوت کافر اور پاکستان دشمن ہیں اور اکھنڈ بھارت کے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں لہٰذا ان کا وجود پاکستان میں ناقابل برداشت ہے اور وہ پاکستان میں بیٹھ کر اور پاکستان سے باہر آئین پاکستان کو اس لیے ختم کرنے کے درپے ہیں کہ اس میں انہیں کافر اور غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور یہ آئین پاکستان میں ان کے لیے کوئی گنجائش نہیں رکھتا۔ مرزا طاہر نے موجودہ عدلیہ' انتظامیہ اور صدر لغاری کے تنازعے میں قادیانیت کے اس مذموم مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی کہ کس طرح یہ بحران شدید ہو' آئین معطل ہو جائے اور قادیانیوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل جائے۔ مگر خدا نے انہیں ننگا کر کے ان کے مقاصد ناکام بنا دیے ہیں۔ مشہور قادیانی

سائنس دان عبدالسلام نے بھی پاکستان دشمنی میں پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کے راز حکومت امریکہ کو پہنچائے جس پر جنرل ضیاء نے کہا کہ "اس کتیا کے بچے کو کبھی میرے سامنے نہ لانا۔ یہ امریکہ' برطانیہ اور یہودیوں کا گماشتہ ہے" اور اس لیے اسے نوبل انعام دے دیا گیا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب شہید اسلام صدر جنرل محمد ضیاء الحق امریکہ تشریف لے گئے اور انہوں نے کہا کہ پاکستان کوئی ایٹم بم نہیں بنا رہا۔ ہم تو پرامن مقاصد کے لیے ایٹمی پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں تو امریکیوں نے غصے میں آکر جنرل ضیاء کو ایک کمرے میں جانے کو کہا جہاں کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا۔ جب جنرل ضیاء اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے تو دوسرے دروازے سے نکلتے ہوئے جنرل ضیاء نے ڈاکٹر عبدالسلام کو دیکھ لیا تھا۔

عالمی تحریک تحفظ نبوت کے ممتاز راہنما حضرت مولانا حافظ محمد یوسف لدھیانوی نے بھی ۱۵ جون ۹۸ء کے روزنامہ جنگ لاہور میں ایک بیان میں کہا کہ صدر ایوب خان مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ پاکستان ایٹمی طاقت بن جائے۔ چنانچہ انہوں نے وفاقی وزیر قانون شیخ خورشید کے بھائی منیر احمد خان کی سربراہی میں ایٹمی کمیشن تشکیل دیا مگر ڈاکٹر عبدالسلام کے یہ شاگرد تھے اور حلقہ اثر میں تھے۔ چنانچہ ان دونوں کی وجہ سے اس سمت میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ یہ دونوں امریکہ اور برطانیہ کو پاکستان کی ان سرگرمیوں سے باخبر رکھتے رہے۔ ۱۹۷۱ء کے بعد جب ذوالفقار علی بھٹو اقتدار پر آئے تو انہوں نے ایٹمی طاقت بننے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالقدیر کو اس منصوبے پر کام سونپا گیا۔ ان کے خلاف بھی ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر منیر احمد خان سازشیں کرتے رہے جنہیں جنرل ضیاء الحق نے ناکام بنایا۔ جب تک ڈاکٹر عبدالسلام زندہ رہا' پاکستان ایٹمی طاقت نہ بن سکا۔ اس مردود کے واصل جہنم ہونے کے بعد ڈاکٹر عبدالقدیر کی سربراہی میں پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا۔ یوں قادیانیوں کی پاکستان کے خلاف یہ سازش بھی ناکام ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کا یہ اعزاز ہے کہ انہوں نے پاکستان میں ایٹمی توانائی کا آغاز کیا اور انہوں نے ہی قادیانیوں کو سیاسی مصلحت کے تحت ہی سہی' اقلیت قرار دے کر اس فتنے کا گھیرا تنگ کر دیا۔

ہر قادیانی جہاں بھی بیٹھا ہے' وہ کافر اور غدار ہے۔ پاکستان اور اسلام کا دشمن ہے۔

رسول پاک ﷺ کا گستاخ ہے لہٰذا انہیں تمام اہم اور کلیدی مناصب سے فوراً الگ کر دیا جائے۔ ان پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ ان کی سازشوں کو ناکام بنایا جا سکے اور اگر ممکن ہو تو انہیں آہستہ آہستہ پاکستان سے نکال دیا جائے۔ اس لیے کہ ہمارے ایمان اور پاکستان کی سلامتی کا یہ تقاضا ہے۔ پاکستان کے خلاف سازشوں میں عیسائیوں، ہندوؤں اور یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ ان کو پالنا اور ان سے صرف نظر خودکشی کا راستہ ہے۔ حکومت پاکستان کو فوری طور پر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں کہ ان کے گرد گھیرا تنگ سے تنگ ہوتا چلا جائے۔ یہ ہمارے ایمان اور ملک کی سلامتی کا تقاضا ہے۔ ان سے ہر رعایت خود سے دشمنی کے مترادف ہے۔

ملک کے حساس اور مالیاتی اداروں میں جہاں قادیانی گھس کر سازشیں کر رہے ہیں، وہاں خوشی اس بات کی بھی ہے کہ وہاں قادیانیت کے خلاف بھی کئی مجاہد صف آرا ہیں۔ محمد طاہر رزاق ان ہی سرفروشان اسلام میں سے ایک ہیں۔ محمد متین خالد اور محمد سلیم ساقی بھی انہی میں شامل ہیں۔ میں اس بات پر ناز کر سکتا ہوں کہ مجھ جیسے حقیر اور بے مایہ شخص کو انہوں نے اعزاز بخشا کہ میں ان کی کتاب کا دیباچہ لکھوں۔ میں نے شیخ اعجاز احمد کی "مظلوم اقبال" اور قادیانی مشنری، شیخ عبدالماجد کی زہرناک تحریروں پر تنقید کی جس پر قادیانی میرے خلاف محاذ آرائی کر رہے ہیں۔ میں اس مہم بازی کا مکمل جواب اپنی زیر تصنیف کتاب "قادیانی کذاب" میں دوں گا۔ اس کے لکھنے میں بعض میری نجی مشکلات حارج ہیں مگر میں اپنے فرض سے غافل نہیں۔ عبدالمجید ساجد خان صاحب بھی میری تحریک پر مسکت جواب دے چکے ہیں۔ انشاءاللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ غلامان محمد ﷺ کسی چور اچکے کو تاج ختم نبوت چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کاش مسلمان فرقہ پرستیوں کے حصار سے نکل کر ایک دوسرے کے خلاف الجھنے کی بجائے اللہ اور اس کے رسول ؐ کے ان گستاخوں کو لگام ڈالیں اور آپس کی فرقہ بندیوں میں توانائی ضائع کرنے کی بجائے متحد ہو کر اسلام اور پاکستان کے ان غداروں کا محاصرہ کریں۔

ڈاکٹر وحید عشرت

ڈپٹی ڈائریکٹر اقبال اکادمی، پاکستان